اسلام کا پیغام

ہر شیعہ کے نام!

تالیف

فضیلة الشیخ ابو بکر جابر الجزائری حفظہ اللہ

ترجمہ

فضل الرحمن رحمانی الندوی

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

نام کتاب	:	اسلام کا پیغام ہر شیعہ کے نام
مصنف	:	فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ
ترجمہ وتلخیص	:	فضل الرحمٰن رحمانی ندوی مدنی
ناشر	:	عقیدہ لائبریری www.aqeedeh.com
سال طبع	:	2010ء
تعداد	:	20ہزار

فہرست مضامین

ہدیہ تبریک

مذہب شیعہ سے تعلق رکھنے والے ہر باضمیر اور صاحب عقل انسان جو حق کا متلاشی ، بھلائی کا خواستگار ہو اور حصول علم کا خواہاں ہو، کی خدمت میں یہ کتابچہ بطور ہدیہ پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ۔

میں پند و نصائح کے اس حسین گلدستے کو ایسے شخص کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو مذکورہ صفات سے بہرہ ور ہو لہٰذا میری ہر ذی شعور انسان سے یہی گزارش ہے کہ وہ اس رسالہ کو تعصب کی عینک اتار کر غور سے پڑھے تاکہ اس کتابچہ میں مذکور پند و نصائح سے مستفید ہو سکے کیونکہ میں نے اس رسالہ کو نصیحت کی غرض سے عوام کی خاطر لکھا ہے یہی میرا دیرینہ خواب تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر فرمائے ۔آمین ۔

ابو بکر جابر الجزائری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ وبعد!

میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس حقیقت سے روشناس کراؤں، ایک عرصہ تک جس کا میں شکار رہا ہوں۔ درحقیقت میں آل بیت شیعوں سے ناواقف تھا اور مجھے پتہ نہیں تھا کہ شیعوں میں بھی کچھ لوگ اپنے آپ کو آل بیت کہلاتے ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ مسلمانوں کی یہ ایک جماعت ہے جو نبی کریم ﷺ کی محبت میں غلو کا شکار ہے مگر اس میں بے جا تاویل کرتے ہوئے وہ اہل سنت والجماعت سے اختلاف کرتے ہیں اور انھیں فاسق وفاجر قرار دیتے ہیں جو نہایت دکھ کی بات ہے کہ ایک بھائی خود اپنے کلمہ گو بھائی کو فاسق قرار دے رہا ہے یا اسے ان لوگوں کے زمرے میں گردان رہا ہے جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس زمرے میں داخلہ، دین اسلام سے خروج کا پیش خیمہ ہے۔ مگر میری یہ کیفیت زیادہ دن تک برقرار نہیں رہی اور بعض دینی بھائیوں نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ میں اس فرقہ کے لٹریچر کا مطالعہ کروں تاکہ اس جماعت کے بارے میں حتمی فیصلہ کرسکوں اتفاق سے اس سلسلہ میں کلینی کی کتاب ''کتاب الکافی۔'' کا انتخاب عمل میں آیا کیونکہ یہ کتاب شیعوں کے نزدیک مرجع اور سند کا درجہ رکھتی ہے چنانچہ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس کو پڑھ کر علمی حقائق سے آگاہ ہوا تو میں نے ان دوستوں سے معذرت کی جو شیعوں کے بارے میں، میرے نرم گوشہ پر چیں بجبیں ہوجایا کرتے تھے اور شیعوں کی طرف داری پر میری مذمت کیا کرتے تھے میں اس خیال سے یہ موقف اختیار کرتا تھا کہ شاید اہل سنت والجماعت ناسمجھی میں اس فرقہ کے ساتھ ظلم وزیادتی کا

شکار ہوں کیونکہ اہل سنت اور شیعہ کے مابین پائی جانے والی مخالفت تو سب کے لیے واضح ہے۔لیکن تحقیق کے بعد مجھے پتہ چلا کہ شیعہ حضرات واقعی غلطی پر ہیں، لہٰذا میں یہاں پر شیعہ کے نزدیک اہم ترین کتاب جو خود فرقہ شیعہ میں اپنے مذہب کے اثبات میں سند کا درجہ رکھتی ہے اور شیعہ حضرات اس کو اپنے اعتقاد کی اساس گردانتے ہیں، سے چند حقائق کا خلاصہ پیش کروں گا۔ میری فرقہ شیعہ کے ہر فرد سے گذارش ہے کہ وہ ان حقائق اخلاص کے ساتھ فکری و مذہبی تعصب کی کالی عینک اتار کر، اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس کی روشنی میں اپنے مذہب پر عادلانہ فیصلہ کرے اگر اس کے بعد بھی وہ اس مذہب کے صحیح ہونے کا حکم صادر کرتا ہے تو ہماری اس سے گزارش ہے کہ اپنی کجروی پر قائم رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی نگاہ بصیرت کو کھول دے اور وہ اس کی روشنی میں اس حکم کے باطل اور فاسد اور اس مذہب کی شرانگیزی کا اعتراف کرتے ہوئے اہل سنت والجماعت کے حق میں فیصلہ صادر کر سکے۔ میں اس موقع پر شیعہ کے ہر فرد سے یہی درخواست کروں گا کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اس کو نصیحت کرنے کی کوشش کرے اور نجات کی غرض سے اس مذہب فاسد کو ترک کر دے اور آنکھ بند کر کے اس سے براءت کا اعلان کرے کیونکہ نجات کے لئے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کافی اور شافی ہے جس کی آغوش میں کروڑوں اور اربوں لوگ پناہ گزیں ہیں، تم لوگ کیوں اس چشمہ نور سے فیضیاب ہونے میں پہلو تہی کا شکار ہو۔

میں اہل سنت کے ہر مسلمان کو بھی نصیحت ہوتا ہوں کہ حق واضح ہو جانے کے بعد بھی ہٹ دھرمی کا سہارا لیتے ہوئے باطل کا مرید نہ بنا رہے جو شخص تعصب، تقلید، خواہش، مفاد کے لیے اپنی غلط فکر سے پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسا شخص اپنے نفس کو دھوکہ دے رہا ہے اور کفر و نفاق، شرور و فتن کے گرداب میں پھنس کر رہ گیا ہے اور اپنی آل و اولاد، اپنے بھائی بندوں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے معاشرے میں بطور فتنہ و فساد اس کا وجود باقی ہے کیونکہ اس صورت میں ایسا شخص سماج میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اپنی کج فہمی کی وجہ سے لوگوں کو حق

سے روشناس کرانے کے بجائے ضلالت وگمراہی کی اندھی کھائی میں دھکیلنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ وہ لوگوں کو سنت سے روشناس کرانے کے بجائے بدعت کی راہ پر گامزن کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا اور صاف وشفاف دین اسلام کی شاہراہ سے کج روی اختیار کرکے وہ اپنے بدنما مذہب کی داغ بیل ڈالنا شروع کردیتا ہے۔

اس وقت میں شیعہ حضرات سے مخاطب ہوکر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کے مذہب شیعہ کے چند حقائق اور آپ کے معاشرے اور ماحول کے چند قواعد ہیں جو خود آپ لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے گھڑے ہوئے ہیں یا آپ کے اسلاف نے ان کو بنا کر رواج دیا ہے دراصل یہ ان کے رائج کردہ سنگین جرائم کا پٹارہ ہے جس کا مکاری اور دغابازی کی خاطر پروپگنڈہ کیا گیا ہے اور شریر النفس لوگوں نے اس کو رسم ورواج کی شکل دے کر آپ کو اور آپ کی قوم کو اسلام سے اسلام کے نام پر دور کرنے اور حق کو حق کے نام پر بدنام کرنے کی گھناؤنی سازش کی ہے۔

یہ سات قسم کے بدیہی حقائق ہیں جس پر آپ کی مذہبی کتاب الکافی مشتمل ہے جو آپ کے مذہب شیعہ میں سند کا درجہ رکھتی ہے اور اس کو مصدر یا مرجع تصور کیا جاتا ہے، یہ حقائق آپ کے سامنے ہیں آپ کا کام یہ ہے کہ آپ ان پر غائرانہ نظر ڈالیں اور اسے پڑھ کر غور وفکر سے کام لیں اور تدبر وتفکر کریں تاکہ آپ حق کو حق سمجھیں اور باطل سے کنارہ کش ہوجائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عمل کے ذریعہ آپ لوگوں کو حق کی بصیرت عطا فرمائے اور اس کو بطور دین وملت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کی امانت کو سینے سے لگا کر اس کی دعوت کی سعادت نصیب فرمائے (انه لا اله إلا هو ولا قادر سواه).

............*

قرآن کریم سے بے نیازی کا عقیدہ

شیعوں کا دعویٰ ہے کہ آل بیت رسول ﷺ اپنے پاس سابقہ کتب الٰہیہ توراۃ اورانجیل وغیرہ کی موجودگی کی وجہ سے قرآن کریم سے مستغنی ہیں!

یہ بات شیعوں کی بنیادی کتاب ''الکافی''میں کتاب الحجۃ کے صفحہ۲۰۷ پر لکھی ہوئی ہے۔اس سے شیعوں کا عقیدہ عیاں ہوکر سامنے آجاتا ہے جس کو مؤلف کتاب نے باب ان الائمۃ علیہم السلام عندھم جمیع الکتب التی نزلت من اللّٰہ عزوجل وانھم یعرفون کلھا علی اختلاف السنتھا کے تحت بیان کر کے اس اپنے عقیدہ کی تاکید کردی ہے اور استدلال کے طور پر دو حدیثوں کو ابوعبداللہ سے نقل کر کے اس کی توثیق کردی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ ابوعبداللہ توراۃ، وانجیل اور زبور کو سریانی زبان میں پڑھتے تھے۔

شیعہ کا یہ عقیدہ کہ آل بیت اور شیعان آل بیت کے لئے اس بات کی گنجائش موجود ہے ہے کہ سابقہ کتب سماویہ کا علم وادراک رکھنے کی وجہ سے وہ قرآن کریم اوراس کی تعلیمات سے مستغنی ہوسکتے ہیں ۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے تاکہ اپنے فرقہ کو اسلام اور دین الٰہی سے الگ کردیا جائے اور تعلیمات اسلامیہ سے ان کا دور دور تک تعلق نہ رہے اور اسلام اور مسلمانوں سے وہ یکسر بیگانے ہوجائیں کیونکہ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ کوئی شخص قرآن کریم سے کبھی بے نیاز نہیں ہوسکتا۔اگر کوئی شخص قرآن کریم سے بے رغبتی کا دعویٰ کرتا ہے، چاہے اس کی جو بھی نوعیت ہو،تو وہ اپنے اس قول کی وجہ سے ملت اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا اور مسلمانوں کی جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔

میں ان حضرات سے پوچھتا ہوں کہ کیا مذکورہ عقیدہ قرآن کریم سے بے رغبتی کی دلیل نہیں ہے؟ قرآن کریم تو وہ کتاب ہے جس میں عقائد کے اعتبار سے، احکام کے اعتبار سے

،آداب کے اعتبار سے ،امت اسلامیہ کی وحدت کا راز مضمر ہے؟ کیا دوسری تحریف شدہ اور منسوخ کتابوں کی تعلیم وتعلّم پر توجہ صرف کرنا اوران پر عمل پیرا ہونا کتاب اللہ سے بے رغبتی اور بے توجہی کی دلیل نہیں ہے؟ کیا قرآن کی طرف سے بے رغبتی اور بے توجہی دین سے بے توجہی اور ارتکاب کفر کا باعث نہیں؟ سوال یہ ہے کہ کس بنیاد پر ان منسوخ اور تحریف شدہ کتابوں کا پڑھنا جائز ہوسکتا ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جب توراۃ کا ایک ورق دیکھا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ''کیا میں تمہارے پاس اس سے بہتر صاف وشفاف کتاب لے کر نہیں آیا؟'' گویا آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سرزنش فرماتے ہوئے یہ بات کہی کہ جب میں تمہارے پاس اس سے بہتر کتاب لا چکا ہوں تو پھر تمہاری توجہ کسی دوسری کتاب کی طرف مرکوز نہیں ہونی چاہیے۔

آپ ذرا اندازہ کریں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ بھی پسند نہیں تھا کہ آپ کی لائی ہوئی کتاب کے بعد کوئی پہلی کتاب کے ایک بھی ورق کی تلاوت کرے پھر سابقہ کنیت کی علوم تحریف شدہ کتب پر ایمان لانے کا عقیدہ اور قرآن سے بے رغبتی کا عقیدہ کہاں کا اسلام ہے۔

ہم پورے دعوے کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض آل بیت رسول ﷺ کے خلاف ڈھونگ رچایا گیا ہے بلکہ ایسا اعتقاد رکھنے والے نہ صرف اہل بیت کے دشمن ہیں بلکہ یہ تو اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دینا چاہتے ہیں، میں فرقہ شیعہ کے ایک ایک فرد سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ تم میں سے ہر ہر فرد کا یہ مسلمہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ آپ کو نسل در نسل اپنے ذہنوں میں رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم سے استغناء کا اعتقاد فاسد اعتقاد ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب مقدس ہے جس کی حفاظت کے لئے امت مسلمہ کے سینوں کو مخزن بنا دیا ہے وہ مسلمانوں کے سینوں بالکل محفوظ انداز میں منتقل ہوتی چلی آرہی ہے اور اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی وہ ہمارے پاس محفوظ و مامون ہے۔ اس میں نہ ایک کلمہ کی کمی

ہے اور نہ ہی زیادتی ، بلکہ یہ جیسے نازل ہوئی ویسے ہی ہمارے سامنے موجود ہے اور قیامت تک اسی طرح محفوظ و مامون رہے گی۔اس میں کسی صورت میں تحریف وتبدیل کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ اس کے حفاظت خود اپنے ذمہ لے لی ہے۔

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ (الحجر : ۹)

''ہم ہی نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

یہی وہ قرآن ہے جس کو جبریل امین لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو اس کی تعلیم دی، نبی کریم ﷺ نے اس کو پڑھا۔اس کے بعد آپ ﷺ سے ہزاروں صحابہ کرام نے پڑھا۔ان سے سینہ در سینہ یہ امانت لاکھوں کروڑوں مسلمانوں تک منتقل ہوئی۔اس کے بعد آج تک نسل در نسل منتقل ہوتی ہوئی چلی آ رہی ہے اور ہم نے بھی اس کو سند کے ساتھ اپنے اپنے اساتذہ سے پڑھا ہے آج بھی یہ عرب ہوں یا عجم ہر ایک کے سینہ میں محفوظ ہے کیا مجال ہے کہ جو اس میں ایک حرف ادھر سے ادھر ہو جائے۔

لہٰذا کسی شخص کا قرآن کریم یا سے اس کے بعض اجزاء سے بے نیازی کا عقیدہ رکھنا کسی صورت میں جائز نہیں بلکہ یہ تو اسلام سے عین ارتداد ہے اور دین محمدی ﷺ سے روگردانی کی واضح دلیل ہے۔ یہ عقیدہ رکھنے والے کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور اسلام بھی ایسے لوگوں سے براءت کا اعلان کرتا ہے۔

❋......❋......❋

کسی بھی صحابی کے
جامع قرآن اور حافظ قرآن نہ ہونے کا عقیدہ

اس عقیدہ کو ''کتاب الکافی'' کے مؤلف نے اپنی کتاب میں ''کتاب الحجۃ، ص:۲۶'' پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بڑے شد و مد کے ساتھ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے قرآن کریم یاد ہے تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد ائمہ کرام کے علاوہ کسی اور نے قرآن کریم من وعن نہ تو حفظ کیا ہے اور نہ یاد کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی اسے جمع کرنے کی تگ و دو کی ہے۔

میں شیعہ حضرات سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص نہیں پایا جاتا جس نے قرآن کو اپنے پاس جمع کر کے محفوظ کیا ہو یا اسے حفظ کیا ہو۔ گویا ائمہ آل بیت کے یا شیعان آل بیت کے علاوہ کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہے ذرا بتلایئے کیا صحابہ پر اس سے بڑھ کر بھی کوئی بہتان باندھا جاسکتا ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی شر انگیزی یا بلا خیزی ہوسکتی ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی کجروی اور انتہا پسندی ہوسکتی ہے؟۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس عقیدہ کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے۔

اس عقیدہ سے وہ تمام لوگ سراسر جھوٹے قرار پائیں گے جنہوں نے کتاب اللہ کو یاد کر کے اپنے سینوں میں محفوظ کیا یا اسے گتوں کے درمیان ایک مصحف میں جمع کیا مثلاً حضرت عثمان، ابی بن کعب، زید بن ثابت، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور ان جیسے سینکڑوں دیگر اصحاب

رسول اللہ ﷺ حالانکہ ان حضرات کو متہم بالکذب قرار دینا صحابہ کرام کی شخصیات کو داغدار کرنا عظیم شخصیات کو فسق و فجور کی گندگی سے آلودہ کرنا اور ان کی عدالت کو کالعدم کر کے اسلامی خزانے پر نقب زنی کرنے کے درپے ہونے کے مترادف ہے (نعوذ باللہ من ذلک) اہل بیت رسول ﷺ یہ بات کسی صورت میں بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تو بڑے پاکیزہ اور پاک دامن لوگ تھے اس بات کو کہنے والے دشمنان اسلام اور مسلمانوں کے مخالفین کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ مخالفین اسلام نے یہ پروپیگنڈا اس لئے رچایا ہے تاکہ مسلمانوں کے اندر افتراق و انتشار کی صورت پیدا ہو جائے اور وہ نت نئے فتنوں سے دوچار ہو جائیں۔

کتاب (الکافی) کے مؤلف کے مذکورہ پیرایہ بیان سے یہ بات لازم آتی ہے کہ شیعوں کے نزدیک شیعان آل بیت کے علاوہ تمام کے تمام مسلمان گمراہی اور بے راہ روی کا شکار ہیں کیونکہ شیعوں کے اس قول کے مطابق یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سارے کے سارے مسلمان بعض قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض پر نہیں رکھتے حالانکہ ایسے آدمی کے کفر اور اس کی گمراہی میں کوئی شک وشبہ نہیں! کیونکہ شیعوں کے دعوے کے مطابق مسلمان اپنے پاس پورے قرآن کی عدم موجودگی کی وجہ سے اللہ کی شریعت پر پورے طور پر گامزن نہیں ہیں اور جو شخص اللہ کی شریعت کے بعض حصہ کو مانے اور بعض کو نہ مانے تو وہ کافر ہے (تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیراً)! اور ان کے اس دعوی سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ہوسکتا ہے قرآن کا وہ حصہ جو مسلمانوں کے پاس نہیں ہے وہ عقائد و ایمانیات، شریعت و دین، عبادات و معاملات اور آداب و احکام پر مشتمل ہو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ دین اسلام ان کے قول کے مطابق نامکمل ہے۔ اس قسم کے عقیدے سے اللہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور اللہ کے اس قول کا بطلان ثابت ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر: ۹)

''ہم نے ہی ذکر قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے

ہیں۔‘‘

اللہ کے فرمان کو جھٹلانا باعث کفر ہے۔ کفر ہی کیا، شریعت اسلامیہ کے ساتھ مذاق ہے۔

کیا اہل بیت کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ قرآن کریم کو صرف اور صرف اپنے لئے مخصوص کر کے اپنے پاس چھپا کر رکھ لیں اور شیعان آل بیت کے علاوہ اس کا کسی کو پتہ تک نہ ہو اور ان میں سے وہ جسے چاہیں یہ قرآن کو سونپ دیں! کیا یہ اللہ کی رحمت کو بطور جاگیر اپنے لئے خاص کرنا نہیں ہے اور تعلیمات اسلامیہ پر ڈاکہ ڈالنا نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس تہمت سے آل بیت رسول ﷺ کو منزہ ومبرا رکھا ہے! اے اللہ ہم جانتے ہیں کہ تیرے رسول ﷺ کے اہل بیت اس تہمت اور بہتان سے پاک ہیں۔ اے اللہ جس نے بھی ان پر یہ تہمت طرازی کی ہے اور ان کو اپنی اس دروغ گوئی کا شکار بنایا ہے، اس پر لعنت بھیج، اسے واصل جہنم کر، تا کہ رسوائی و بدنامی اس کا مقدر بن جائے۔

ان کے اس عقیدے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ فرقہ شیعہ تن تنہا اہل حق کہلانے کا مستحق ہے اور وہی راہ حق پر قائم و دائم کیونکہ بلا کسی زیادتی اور نقصان کے انہیں کی دسترس میں کتاب اللہ موجود ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اللہ کی شریعت پر پورے طور پر کوئی گامزن ہے تو وہ شیعہ حضرات ہیں اور ان کے علاوہ سارے کے سارے مسلمان گمراہی اور کجروی کا شکار ہیں کیونکہ وہ کتاب اللہ کے ایک بہت بڑے حصہ کی تعلیمات سے محروم ہیں اور ان کو پورے طور پر قرآن کی ہدایت اور رہنمائی حاصل نہیں ہے۔

اے فرقہ شیعہ سے تعلق رکھنے والے لوگو! ایک عقل مند شخص جس کو ادنیٰ سا بھی شعور ہوگا وہ اس قسم کی بیہودہ بکواس نہیں کر سکتا! چہ جائیکہ وہ لوگ اس قسم کی بے ہنگم بات کریں جو اسلام کی طرف اپنا انتساب کرتے ہیں! سنو! نبی کریم ﷺ اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو نازل فرما کر اس کے کلمات و معانی کی تشریح، حرام وحلال کی توضیح اور اپنی شریعت کا اہتمام نہ فرما دیا اور مسلمانوں نے اسے اپنے سینوں میں حفظ کر

کے اور صحیفوں میں رقم کر کے محفوظ نہیں کیا۔ جب تک اس کی تعلیمات عام ہو کر لوگوں کے درمیان رواج نہ پا گئی اور خواص وعوام میں سے دونوں نے اسے حفظ نہ کرلیا۔قرآن کریم کو جمع کرنے اور حفظ کرنے کے سلسلہ میں آل بیت رسول ﷺ بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک ہی نہج پر برابر کے شریک ہیں ۔ان کو قرآن کریم کے جمع کرنے اور حفظ کرنے کے سلسلہ میں خصوصیت حاصل نہیں ہے تو یہ دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے کہ شیعان آل بیت کے علاوہ کسی نے نہ تو قرآن کو جمع کیا ہے اور نہ حفظ کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ ایسا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور دروغ گو ہے اور اس کا یہ دعوی باطل اور بے بنیاد ہے۔ہم ایسے شخص سے اگر یہ کہیں کہ ہمیں ذرا وہ قرآن لاکر دکھلاؤ جو شیعان آل بیت نے اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے یا اس میں سے چند سورتیں یا ایک سورت ہی لاکر پیش کرو جس کی بنیاد پر تم یہ چیلنج کرتے پھر رہے ہو! تو اس وقت ان کا کیا موقف ہوگا؟ ہمیں یقین ہے کہ وہ بغلیں جھانکنے پر مجبور ہو جائیں گے اور ان کے پیروں تلے سے زمین نکل جائے گی! سبحانك هذا بهتان عظيم .

............*

انبیاء کے معجزات
آل بیت کے ساتھ مخصوص ہیں

مؤلف کتاب [الکافی] کا یہ اقتباس اس حقیقت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔انہوں نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبصیر نے امام جعفر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک دفعہ رات کے اندھیرے میں گھر سے باہر نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ فرمارہے تھے آہستہ گفتگو کرو۔رات کافی اندھیری ہے! امام نکل کر آ رہے ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام کی قمیص زیب تن کیے ہوئے ہیں اور اپنی انگلی میں سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی بھی پہنے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں عصا موسیٰ پکڑے ہوئے ہیں۔

صاحب کتاب الکافی نے اپنی کتاب میں (کتاب الحجة ، ص :۲۲۷) پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے واسطے سے یہ اقتباس نقل کیا ہے کہ وہ فرمارہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کی الواح اور ان کا عصا میرے پاس ہے،اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

اے فرقہ شیعہ سے تعلق رکھنے والو حقیقت میں اس طرح کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے تم لوگ بہت سے ایسے معاملات کے میں پھنسے ہوئے ہو جو عقیدہ فاسدہ میں اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں اب عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ تم توبہ کرو اور فوراً اس عقیدہ کو چھوڑ دو کیونکہ اس عقیدے کے نتائج نہایت میں خطرناک ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں

۱۔ اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب سوال کیا گیا کہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ اور آل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کو کوئی مخصوص چیزوں سے نوازا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں الا یہ کہ جو میری تلوار کے میان میں ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار کے میان سے ایک صحیفہ نکالا۔ اس میں چار چیزیں لکھی ہوئی تھیں ان چار چیزوں کو آئمہ حدیث میں سے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

۲۔ شیعوں کا مذکورہ عقیدہ صحابی رسول کی ثقاہت وعدالت اور صداقت کی تکذیب کا ذریعہ ہے اس قول کی نسبت کا مطلب یہ ہے صحابی مذکور نعوذ باللہ جھوٹے ہیں حالانکہ صحابہ کی ذات سے جھوٹ جیسی بری صفت کا صادر ہونا ناممکن ہے۔

۳۔ یہ عقیدہ اس قسم کا اعتقاد رکھنے والے شخص کی گھٹیا سوچ سمجھ اور کج فہمی کی واضح دلیل ہے اور ایسا شخص یقیناً کم عقل ہے اس کو اپنی عزت وآبرو تک کی پرواہ نہیں ہے گویا کہ اپنی ذات تک کا اس کو احترام کرنا نہیں آتا اور نہ ہی اپنی ناموس کا کوئی خیال ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کہاں ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی؟ اور کہاں ہے عصا موسیٰ علیہ السلام اور کہاں ہیں الواح موسیٰ علیہ السلام ؟ تو اس بات کا اور ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا اور ہمارا دعویٰ ہے کہ کسی صورت میں وہ مذکورہ چیزیں فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ یہ قصہ خود ساختہ ہے اور اس قصے کو دروغ گوئی اور جھوٹی باتوں سے مزین کر کے حقیقت کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہٰذا ان کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی ایک بھی چیز کا ثبوت فراہم کرسکیں جس کا وہ دعویٰ کررہے ہیں یہی وہ راز ہے جو اول سے آخر تک اس خود ساختہ قصہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک کرتا ہے۔

اس سے بھی واضح بات یہ ہے کہ اگر شیعہ حضرات اپنے دعوے میں حق بجانب ہیں تو ان پر کتنے ایسے نازک مواقع آئے کہ بارہا شرور وفتن کے گرداب میں پھنس کر شیعوں کو تاخت وتاراج ہونا پڑا۔ اگر ان کے پاس عصا موسیٰ یا خاتم سلیمان کا وجود تھا تو انہوں اپنے دشمنوں کے خلاف اس کو استعمال کیوں نہ کیا؟ تاکہ ان کا دشمن نیست ونابود ہوجاتا اور اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہتا۔ آخر ان خطرناک مواقع پر انہوں نے ان معجزاتی ساز وسامان کو استعمال

کر کے اپنا دفاع کیوں نہیں کیا۔

۴۔ شیعہ کی اس کتاب کی تالیف کا بنیادی مقصد شیعوں کو ہدایت و رشد کا سرچشمہ اور نور و حکمت کا منبع ثابت کرنا ہے اور شیعوں کے علاوہ اسلام اور مسلمانوں کو گمراہ اور بے راہ رو قرار دینا ہے، ان تمام حرکتوں کا لب لباب یہ ہے کہ کسی بھی طریقے سے شیعہ مذہب کی بقا کی گارنٹی فراہم ہو جائے، چاہے اس کے لیے مسلمانوں جو بھی قیمت چکانا پڑے تاکہ اس فرقہ کے مجتہدوں اور سرداروں اور ان کے حاشیہ برداروں میں سے فاسد نیتوں کے حاملین اور خبیث طبیعت کے انسانوں کو مسلمانوں کے شیرازے کو منتشر کر کے، اور اسلام کی عمارت کو منہدم کر کے، اس کے کھنڈرات پر راج کرنے کا موقع مل جائے اگر شیعوں کے عقیدے کا بنیادی مقصد اس قسم کے فاسد لائحہ عمل کو وجود میں لانا ہے تو میں آنکھ بند کر کے کہتا ہوں کہ یہ بڑا ہی فاسد اور شر انگیز عقیدہ ہے اور یہ لوگ بڑے ہی بدطینت اور خبیث النفس ہیں جو اس عقیدہ کے حامل ہیں جو اس عقیدہ سے رضامندی کا اظہار کرتے ہیں یا جو اس عقیدہ کے حاملین کی کاسہ لیسی کا شکار ہیں۔

............*

اہل بیت کا تمام نبوی علوم سے بہرہ مند ہونے کا عقیدہ

اس حقیقت کے ثبوت کے لئے صاحب کتاب کا وہ قول ہی کافی ہے جس کو انہوں نے اپنی کتاب مذکور میں کتاب الحجه ، ص: ۱۳۸ پر ذکر کیا ہے وہ اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبصیر سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ شیعہ حضرات کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو علم کے ہزار باب سکھلائے ہیں۔ ابوعبداللہ نے فرمایا کہ اے ابومحمد! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو علم کے ہزار باب سکھلائے ہیں اور ان میں سے ہر باب ہزار ہزار ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کو جامعہ کہا جاتا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ یہ جامعہ کیا ہے؟ یہ ایک ایسا صحیفہ ہے کہ نبی اکرم کی پیمائش کے مطابق اس کی لمبائی ۷۰ ستر ہاتھ ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کو خود اپنے زبان مبارک سے املاء کروایا ہے اور حضرت علی نے اس کو اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے۔ اس میں حلال وحرام اور لوگوں کو جن احکامات کی ضرورت پڑتی ہے، اسے ثبت کر دیا گیا ہے حتیٰ کہ دیت اور خون خرابہ میں اگر خراش تک آ جائے اس کا بھی اس میں ذکر ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہی حقیقی علم ہے۔ فرمایا کہ ہاں! بلاشبہ یہی علم ہے اور دوسرا کوئی علم نہیں ہے۔ ابوعبداللہ لمحہ بھر کے لیے خاموش رہے پھر گویا ہوئے کہ ہمارے پاس علم جفر ہے اور تم کو کیا معلوم کہ علم جفر کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جفر سے مراد وہ برتن ہے جس میں انبیاء، اولیاء اور علمائے بنی اسرائیل میں جو لوگ فوت ہو چکے ہیں، ان کے علوم و معارف موجود ہیں۔ میں نے کہا : بلاشبہ علم تو یہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں یہی

علم ہے! بلاشبہ اسی کو علم کہا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری رہا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور لوگوں کو کیا پتہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ ابوعبداللہ نے جواب دیا کہ مصحف فاطمہ تمہارے موجودہ قرآن سے تین گنا بڑا ہے اور واللہ! اس میں تمہارے اس قرآن کا ایک حرف تک موجود نہیں ہے۔ میں کہا: واللہ! اصلاً یہی علم حقیقی ہے۔ فرمایا کہ میرے پاس ماضی کا علم ہے اور مستقبل میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کا بھی علم ہے

اس باطل عقیدہ کا حتمی نتیجہ مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں نکلتا ہے:

- اس عقیدہ باطلہ کی وجہ سے کتاب اللہ سے بے نیازی لازم آتی ہے جو صریح کفر ہے۔
- عوام الناس کے سوا علوم ومعارف کو آل بیت علیہم السلام کی ذات کے ساتھ مخصوص سمجھنا ایسی صریح خیانت ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خیانت منسوب کرنا کفر ہے ایسا اعتقاد رکھنے والا کسی بنیاد پر مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں۔ اس عقیدے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس صریح اور مستند قول کا بطلان ثابت ہوتا ہے جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے صراحت فرمادی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آل بیت کے لئے احکام شریعت میں سے کسی چیز کو یا علوم ومعرفت میں سے کسی قضیہ یا نکتہ کو انہیں مخصوص طور پر بتلا کر صیغہ راز میں نہیں رکھا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ بول کر کسی بات کو منسوب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور اللہ کے نزدیک اس حرکت کا شمار قبیح ترین حرکت میں ہوتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھ پر جھوٹ گھڑ کر کسی جھوٹی بات کو تھوپنا تمہارے آپس میں ایک دوسرے پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے اگر کسی شخص نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا تو وہ ضرور جہنم رسید ہوگا۔

- شیعہ کے اس اعتقاد سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر تہمت طرازی لازم آتی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس خاص مصحف تھا جو قرآن کریم کے مقابلہ میں تین گنا بڑا تھا اور اس میں قرآن کریم میں موجود حرفوں میں سے ایک حرف بھی پایا نہیں جاتا ہے۔ آخر حضرت فاطمہ نے سب لوگوں سے اس قرآن کو چھپایا کیوں؟
- اس قسم کے اعتقاد رکھنے والے لوگوں کو کس بنیاد مسلمان کہا جائے؟ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ اور ان کا شمار اہل سنت والجماعت کے زمرے میں ہو سکتا ہے؟ کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس علوم و معارف کا ایسا خزانہ ہے، اہل سنت والجماعت کو جس کی دور دور کی ہوا تک نہیں لگی ہے۔ وہ اس جادۂ ہدایت پر گامزن ہیں مسلمانوں کو جس کا پتہ تک نہیں ہے۔ اس قسم کا تصور رکھنے والوں کا اہل سنت والجماعت سے کوئی ربط تعلق ہرگز نہیں ہو سکتا؟

واضح طور پر میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ اس قسم کی دروغ گوئی اور بے عقل پر مشتمل باتوں کا اسلام کی طرف انتساب ہرگز درست نہیں ہو سکتا ہے۔ دین اسلام اللہ کا منتخب کردہ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دین کے علاوہ اور کوئی دین قابل قبول نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝﴾ (آل عمران:۸۵)

”جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا خواہاں ہو اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“

شیعہ برادران سے میری درخواست ہے کہ وہ ہمارے ہم رکاب ہو جائیں تاکہ ہم سب کے سب اس بڑی مصیبت اور عظیم مشکل سے نجات پا جائیں۔ جس کی گہری کھائی میں ہم لوگ گر چکے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اے اللہ! لوگوں نے آپ کی ذات کے ساتھ جو جھوٹ اور

بہتان باندھا ہے اور تیرے رسول ﷺ کی ذات اور آل بیت رسول ﷺ کی ذات کو جن بہتان بازیوں اور دروغ گوئیوں سے آلودہ کرنے کی کوشش کی ہے اور تیرے نیک بندوں کو گمراہ کرنے، تیرے دین کی بنیاد کو بگاڑنے، تیرے نبی کی امت کے شیرازے کو منتشر کرنے اور تیرے رسول محمد ﷺ کے کلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے جو بے ہنگم اور باطل اسلوب اپنایا ہے، ہم اس سے براءت کا اعلان کرتے ہیں۔

............*

شیعہ کی قربانی کا عقیدہ

مؤلف کتاب [الکافی] نے اس بات کا انکشاف اپنی کتاب میں کتاب الحجۃ کے ص: ۲۶۰ پر اس قول سے کیا ہے کہ ابوالحسن الکاظم جو کہ شیعہ اثنا عشریہ کے ائمہ میں ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ شیعوں پر غضب ناک ہو گیا اس حالت میں مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ یا تو تم رہو اور شیعوں کو قربان کر دو یا خود قربان ہو جاؤ اور شیعوں کو بچا لو تو میں نے قربانی دے کر کے شیعوں کو بچا لیا۔

یہاں ہمارا شیعوں سے یہ سوال ہے کہ اس موضوع اور خود ساختہ قصے کے کیا مقاصد ہیں؟ جس کی وجہ سے تم نے یہ اعتقاد اپنایا ہے تم کو اس قصہ پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے کے لئے مجبور کیا گیا اور اس حکایت کو من وعن تسلیم کرنے لئے ذہنی طور پر تیار کیا گیا کہ موسیٰ کاظم رحمہ اللہ نے اپنے متبعین کو بچانے کی غرض سے اپنے آپ کو قربان کر دینے پر رضامندی کا اظہار کیا تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے متبعین کی مغفرت فرما دے اور انہیں جنت میں بے حساب و کتاب کے داخل فرما دے۔

یہاں میں شیعہ برادری سے مخاطب ہو کر یہ کہنا چاہوں گا کہ ذرا ہوش کے ناخن لو! اور سمجھ بوجھ سے کام لو! ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ حضرات کو اپنی رضا اور خوشنودی کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور قول وعمل میں صراط مستقیم پر چلائے۔ ذرا اس دروغ گوئی اور بہتان طرازی پر غور و کرو۔ اگر مذکورہ عقیدے کو دروغ گوئی نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے؟ درحقیقت یہ کھلی ہوئی بہتان تراشی اور اتہام بازی ہے۔ اس کو الزام تراشی کے علاوہ اور کچھ نام نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس میں حق سے اغماض کیا گیا ہے

اور حقیقت کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ ذرا مذکورہ پیراگراف کو غور سے پڑھو تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ پیراگراف کتنے خطرناک اعتقادات کا آئینہ دار ہے۔ ان اعتقادات کی حقیقت کا اگر آپ کو پتہ چل جائے تو آپ لوگوں میں سے کوئی شخص یہ گوارا نہ کرے کہ اسے اس کی ذات کی طرف منسوب کیا جائے یا اس کے نام سے منسوب کر کے ان کا حوالہ دیا جائے۔ اس عقیدے کی خرابیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مذکورہ اقتباس سے، جس کو شیعوں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت لازم آتی ہے کیونکہ شیعوں کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کو وحی کے ذریعہ بتلایا کہ وہ شیعہ برادران پر غصے ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کاظم کو اختیار دیا کہ یا تو اپنے نفس کو بچالیں اور پوری شیعہ برادری کو قربانی کی نذر کر دیں یا خود قربانی پیش کر کے اپنی قوم کو بچالیں تو انہوں نے اپنی قربانی پیش کر کے شیعوں کو ہلاکت و بربادی سے بچالیا۔

ہمارا کہنا ہے کہ یہ اللہ کی ذات کے متعلق صریح جھوٹ اور دروغ گوئی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا﴾

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو جھوٹ گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے۔“

۲۔ اس اعتقاد سے حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ پر تہمت طرازی اور بہتان تراشی لازم آتی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ نہ تو نبی تھے اور نہ ہی رسول۔ ان کی جانب اس بات کا انتساب حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی نبوت کی غمازی کرتا ہے۔ جبکہ ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ مسلمانوں کا اس شخص کے کفر پر اتفاق ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی نبوت کا اعتقاد رکھے کیونکہ وہ اپنے اس قول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی

صریح خلاف ورزی کرنے والا کہلائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اعلان فرما دیا ہے کہ محمد ﷺ رسول اللہ ہیں اور خاتم النّبیین ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾ (الاحزاب:٤٠)

''محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔''

اس اعتقاد سے شیعوں اور نصرانیوں کے عقیدہ میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ نصاریٰ کا اعتقاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے پوری انسانیت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ دیا اور تمام انسانیت کے گناہوں کا کفارہ بن گئے۔ حضرات شیعہ اسی پس منظر میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ نے شیعوں کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے رب کریم کے غصہ کا تاوان چکا دیا اور اس کے عذاب کا فدیہ پیش کر دیا۔ پتہ یہ چلا کہ شیعہ اور نصاریٰ دونوں میں عقیدہ کے اعتبار سے مماثلت پائی جاتی ہے گویا دونوں کا عقیدہ ایک ہی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ نصاریٰ کتاب اللہ کی رو سے کافر ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اس کی صراحت موجود ہے تو کیا شیعہ حضرات ایمان کے بعد کفر کی آلودگی سے اپنے دامن کو بچانا نہیں چاہتے؟ کیا صریح کفر سے بھی اپنے آپ کو بچانے میں انہیں دریغ ہے؟ کیا ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب انہیں زیب دیتا ہے؟ اور کیا اس پر وہ راضی ہیں کہ کفر صریح کا کھلم کھلا ارتکاب کریں؟

قد هيؤوك لامر لو فطنت له

فاربا بنفسك ان ترعىٰ مع الهمل

''انہوں نے تم کو ایسے کام کے لئے آمادہ کیا ہے اگر تمھیں اس کی حقیقت کا پتہ چل جائے تو تم ان جیسے بے لگام لوگوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے گریز کرو۔''

اے شیعہ حضرات! میری تمھیں نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو ہلاکت و بربادی سے بچاؤ۔

ان شیطانی اور بیہودہ حرکتوں، بے اصل کہانیوں اور بے بنیاد باتوں کا عقیدہ رکھنے سے توبہ کرو اور اس باطل عقیدہ سے براءت کا کھلم کھلا اعلان کر کے اس شیطانی چولے کو اتار کر پھینک دو کیونکہ تمہارے سامنے اس کا نعم البدل جادۂ حق جو مؤمنوں کا راستہ ہے، موجود ہے، اسے اختیار کرو، کامیاب وکامران ہو جاؤ گے۔

❋……❋……❋

امام کی معصومیت کا عقیدہ

یہ ایک ایسا فاسد عقیدہ ہے جو ائمہ شیعہ کو رسول اللہ ﷺ کے مرتبہ کا اہل قرار دیتا ہے اس کو صاحب الکافی نے دو روایتوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے:

(ا)...... ان کی مذہبی کتاب الکافی کے کتاب الحجہ کے ص، ۲۲۹ پر وارد ہوا ہے حضرت مفضل ابوعبداللہ کے پاس تھے انہوں نے ابوعبداللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی بندے کی اطاعت کو بندوں پر فرض قرار دیا ہے اوراس سے آسمان کی وحی روک دی گئی ہو۔ ابوعبداللہ نے جواب دیا کہ نہیں ایسا کبھی نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ معزز ومکرم ہے اس کی ذات رحیم وکریم سے یہ بات بعید از قیاس ہے کہ وہ کسی بندے کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض قرار دے اوراس سے آسمان کی خبروں کو صبح شام آنے سے روک دے۔'' یہ روایت اپنے منطوق کے اعتبار سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر شیعوں کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے جس طرح اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیا ہے۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے ائمہ پر وحی بھی آتی ہے اور صبح وشام ان کے ائمہ آسمان کی خبروں سے بھی بذریعہ وحی مطلع ہوتے ہیں گویا انہوں نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شیعوں کے ائمہ اورانبیاء مرتبہ میں برابر اور یکساں ہیں اور دونوں میں ان کے اعتقاد کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے۔

اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ ہمارے نبی محمد ﷺ کے بعد بھی کوئی ایسی ذات ہے جس پر وحی آتی ہے اور وہ بھی نبی ہے، اسلام سے مرتد ہونے کی واضح نشانی ہے اور باجماع امت یہ صریح کفر ہے لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود، شیعہ حضرات جن کو اپنے اس باطل عقیدہ پر ناز

ہے جس کے اثبات کے لئے وہ جھوٹ پر جھوٹ اور دروغ پر دروغ کرتے ہیں۔اس قسم کے عقیدہ کی طرف کس بنیاد پر انشراح صدر ہے؟ حالانکہ ان کا اس قسم کا اعتقاد انہیں اسلام سے کوسوں دور لیجا کر کھڑا کر دیتا ہے تا کہ وہ اسلام سے بے بہرہ ہو کر زندگی گزاریں اور اسلام سے ان کا دور کا تعلق تک نہ رہے۔اگر چہ اپنی سوچ کے مطابق انہوں نے یہ باطل عقیدہ اس لئے گھڑا تھا کہ ایمان اور اسلام کے سایہ میں وہ بھی سعادت مندی کی زندگی سے محظوظ ہوں اور اہل اسلام وایمان کے زمرے میں شامل ہو کر کامیاب وکامران ہوسکیں مگر ان کے اس اعتقاد کی نحوست نے انہیں اسلام وایمان کا چولا اتار کر پھینک دینے پر مجبور کر دیا ہے اور تعلیمات اسلامیہ اور احکامات دینیہ سے ان کے ربط وضبط کو جڑ سے کاٹ کر پھینک دیا ہے۔

اے اللہ ان مجرموں کے ہاتھ ناکارہ بنادے جنہوں نے ان لوگوں کو تیری ذات سے کوسوں دور کر کے تیری ذات سے تعلق کی جڑوں کو کاٹ کر پھینک دیا ہے اور انہیں تیرے صراط مستقیم سے روگردانی پر آمادہ کر کے گمراہی کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔

(۲):......دوسری روایت وہ ہے جس کو صاحب کتاب (الکافی) نے کتاب الحجة کے صفحہ ۲۲۹ پر نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا ہے ائمہ رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہیں اگر چہ وہ انبیاء نہیں ہیں اور ان کے لئے عورتوں کے بارے میں وہ معاملہ روانہیں ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے اور اس کے ائمہ کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کسی صورت میں کم نہیں ہے بلکہ وہ من وعن رسول اللہ ﷺ کے مرتبہ پر فائز ہیں۔اگر چہ ظاہری طور پر اس روایت میں تناقض اور نظر آرہا ہے لیکن حقیقت میں یہ روایت بھی ائمہ کی عصمت اور ان کی اطاعت کے وجوب کی غماز ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ ائمہ کے پاس وحی آتی ہے کیونکہ ان کا یہ بات کہنا کہ الائمه بمنزلة الانبياء او بمنزلة رسول الله ﷺ الا فی موضوع النساء۔ائمہ مرتبہ کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہیں عورتوں کے معاملہ کے علاوہ ان میں

اورانبیاء ورسول اللہ ﷺ میں فرق نہیں ہے'' یہ اس بات کی صراحت ہے کہ شیعوں کے ائمہ معصوم ہیں اوران کی اطاعت واجب ہے اوران کے لئے وہ تمام خصائص اورکمالات ہیں جس سے نبی کریم ﷺ کی ذات بہرہ ورتھی۔ہم یہاں یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اس تمام کذب بیانی کے پیچھے صرف اورصرف یہ مقصد کارفرما ہے کہ اس طرح کے اعتقادات اور اختلافات کو ہوادیکرفرقہ شیعہ کوملت اسلامیہ اوراہل سنت والجماعت سے الگ تھلگ کردیا جائے اوریہ ثابت کردیا جائے کہ شیعہ حضرات مسلمانوں کے علوم وفنون کے خزینہ اورحکمت ومعرفت کے گنجینہ سے مستغنی ہیں۔ جوقرآن کریم اورسنت نبی کریم ﷺ کی صورت میں مسلمانوں کے پاس موجود ہے یہی وجہ ہے کہ شیعوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس مصحف فاطمہ ہے جوقرآن کریم سے بھی فائق ہےاوران کے پاس جفراورجامعہ اورسابق انبیاء ورسل اوران ائمہ معصومین کی وحی کا مسودہ موجود ہے جومرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے برابرہیں۔اس کی وجہ سے وہ کتاب وسنت سے،نعوذباللہ، بے نیازہیں مگرچارعورتوں سے زیادہ نکاح کے جوازمیں ان کے پاس کوئی استثنائی شکل نہیں ہے یہ اوراس قسم کے اعتقادہیں جوشیعوں کواہل سنت والجماعت کے زمرے سے اس طرح نکال کرالگ کردیتے ہیں جیسے کہ آٹے سے بال نکال کرالگ کردیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان شرپسندوں اوران خبیث النفس لوگوں کونیست ونابود کرے! جنہوں نے امت مسلمہ کے جسم سے اس کے عزیزترین حصہ کوجداکرکے اسلام کے نام پرفتنہ وفساد برپا کرنے کی کوشش کی ہےاورایک بہت بڑی مخلوق کوآل بیت رسول ﷺ کی نصرت اورمدد کے نام پرآل رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں سے کوسوں دورلے جاکرکھڑاکردیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ان لوگوں کومحض اپنے فضل وکرم سے ہدایت کی دولت سے مالا کردے اوردین کا پکا اورسچا داعی بنادے اوراسلام کی کا صحیح فہم اوردین کی صحیح فکرعطافرماکر سرخروئی سے نوازے۔(آمین!)

صحابہ کرام کے ارتداد کا عقیدہ

شیعہ کا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر تقریباً ان کے تمام رؤسا کا اجماع ہے، خواہ وہ ان کے بڑے بڑے فقہاء ہوں یا علماء ہوں یا دعاۃ ہوں اس عقیدہ کی توضیح میں ان کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ شیعوں میں سے ہر شخص اسی عقیدہ کا اعلان اور پرچار کرتا دکھائی دیتا ہے اور ان میں سے اگر کسی نے اس سلسلہ میں سکوت اختیار کیا تو سمجھ لو اس نے تقیہ کر کے اپنے عقیدہ کو چھپایا ہے ورنہ وہ اسی مذکورہ عقیدہ کا قائل ہے۔ اس نے چپ سادھ کر اپنے شیعی شعار دینی کا دفاع کیا ہے ہم اس حقیقت کا ثبوت فراہم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نصوص کا ذکر نا گزیر سمجھتے ہیں:

ا: (روضۃ الکافی للکلینی) کے صفحہ ۲۰۲ پر یہ روایت نقل ہے کہ حضرت حنان اپنے والد کے واسطہ سے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، انہوں نے حضرت مقداد، اور حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم اجمعین سے تفسیر صافی میں مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے۔ صافی شیعوں کی عظیم الشان اور انتہائی معتبر تفسیر تصور کی جاتی ہے اس میں بہت سی روایات نقل کی گئی ہیں جو شیعوں کے اس اعتقاد کی تائید کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور معدودے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مثلاً حضرت سلمان اور حضرت عمار اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے علاوہ تمام کے تمام صحابہ کرام نعوذ باللہ مرتد ہو گئے۔

جہاں تک شیخین کریمین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے تو شیعوں کی کتابوں میں ایسی نصوص پائی جاتی ہیں جو شیخین کی تکفیر کے لئے بطور دلیل موجود ہیں۔ انہیں اقوال میں ایک قول کو کتاب [الکلینی] کے مؤلف نے اپنی کتاب مذکور کے ص نمبر ۲۰ پر نقل کیا ہے۔ انہوں

نے حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف روایت کو منسوب کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ ''میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے شیخین کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ شیخین اس دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ وہ مرتد ہو چکے تھے اور ان کو توبہ بھی نصیب نہیں ہوئی اور نہ ان کو اس بات کا خیال آیا کہ انہوں نے امیر المؤمنین کے ساتھ کیا سلوک اور برتاؤ روا رکھا تھا۔ ان دونوں پر اللہ کی ملائکہ کی اور ساری مخلوق کی لعنت ہو۔'' [نعوذ باللہ]

شیعوں کی کتاب الکلینی میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے بارے میں ص ۱۰۷ پر یہ بات لکھی گئی ہے کہ ''کیا تم مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں پوچھتے ہو؟ میری عمر کی قسم! وہ دونوں تو منافق ہو گئے تھے نعوذ باللہ من ذلك۔ ان دونوں نے اللہ کے کلام کو رد کر دیا تھا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزاء کیا اور ان کا مذاق اڑایا تھا، وہ دونوں کافر تھے ان پر اللہ کی اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی لعنت ہو۔''

ہم شیعہ برادران سے مخاطب ہو کر کہنا چاہیں گے کہ کیا کوئی عقل مند اور ذی ہوش انسان اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر اور ارتداد کا الزام تھوپ سکتا ہے؟ کیا یہ چیز تصور کی جا سکتی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کا بہتان باندھا جائے حالانکہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار ساتھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے وفا شعار اور برگزیدہ مددگار رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اسلامیہ کے حاملین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان سے رضامندی کا اظہار کیا ہے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی دنیا ہی میں ان کو جنت کی بشارت سے نوازا ہے۔ ان کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت اور حمایت کا کام لیا ہے۔ بلکہ انہیں کے ذریعہ دین اسلام کو بام عروج تک پہنچا کر ان کے نام کو دونوں عالم میں قیامت تک کے لئے زندہ جاوید بنا دیا ہے اب ہم شیعہ برادران سے یہ بات پوچھنا چاہتے ہیں کہ تم نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو لعنتی، کافر اور فاسق کہا ہے۔ حقیقت میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاک وصاف ہیں کیا اس حرکت کے پس پردہ کوئی چال یا کوئی مقصد کارفرما نہیں ہے؟ ہم کہتے

کہ ایسا ضرور ہے اس کا بنیادی اور جوہری مقصد یہ ہے کہ اسلام کے چراغ کو ہمیشہ ہمیش کے لئے گل کر دیا جائے اور یہودیوں اور مجوسیوں سے برسر پیکار ہونے والے فریق کا نام ونشان مٹا دیا جائے اور شرک و بت پرستی کے پرستاروں سے نبرد آزمائی کرنے والوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔

شیعوں کے اس عقیدہ کا بنیادی مقصد اس مجوسی دور کا احیا ہے جس کی اسلام اور مسلمانوں نے اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی اور جس کو تاخت و تاراج کر کے اسلامی جھنڈا لہرا دیا تھا اور اس کے نام ونشان تک کو یکسر مٹا کر رکھ دیا تھا۔ گویا ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کا نام ونشان کا وجود تک ختم ہو گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انہی لوگوں نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کی غرض سے کیا مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ فاروق اعظم کو مجوسی غلام سے قتل نہیں کروایا؟

کیا ان مخالفین اسلام نے خلیفہ المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس بغاوت کی نذر ہو کر شہید ہو گئے۔ دراصل دیار اسلام اور مسلمین میں سب سے پہلے فتنہ کا بیج یہی بغاوت تھی، جس کی بنیاد عبداللہ بن سبا یہودی نے رکھی تھی اور اس منحوس فتنہ کے رحم سے شیعہ جیسے شیطان نے جنم لیا یہ اسی یہودی کی اولاد ہیں جو ولایت علی رضی اللہ عنہ کی علم برداری کے دعوے دار ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے سینے پر چڑھ کر ڈنکا بجانے کے درپے ہیں۔ گویا مجوسی اور یہودی کی صورت میں ننگی تلوار بن کر اسلام اور مسلمانوں کے سر پر لٹکے رہنا چاہتے ہیں۔ جو ولایت کی دعوت دے کر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفیر کے درپے ہیں انہوں نے مسلمانوں میں سے ہر اس شخص کی تکفیر اور ہر اس فرد کو اپنی لعن طعن نشانہ بنایا ہے جس نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا یا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی چاہی ہے۔ انہوں نے امامت کی بدعت کی داغ بیل ڈال کر مسلمانوں کے خلاف سازش کا جال بنا ہے یہی وہ سازش ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مابین گھمسان کی جنگیں ہوئیں، اس سے اسلام کا شیرازہ منتشر ہو گیا اور اسلام کی عمارت کی بنیادیں ہل گئیں یہ

مسلمانوں کے ان دشمنوں کی سازش کے نتیجہ میں ہوا جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتے ہیں مگر حقیقت میں ایسے لوگ اعداء اسلام سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اسلام کی صف میں دراندازی کر کے مسلمانوں کی مخالفت کے درپے ہیں اور ان کے بالمقابل صف آرائی کر کے اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش میں مصروف ہیں جو ملت اسلامیہ کے مدمقابل دشمنان اسلام کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں۔

ہم شیعہ برادران سے کہنا چاہتے ہیں کہ تمہارے مذہب کی بنیاد اور اس کی خشت اول ان تلخ حقائق پر قائم ہے انہی کی خدمت کی غرض سے تم لوگوں کے عقائد وضع کئے گئے ہیں اور بلاشبہ تمہارے مذہب کا اجراء اسی بنیاد پر ہوا ہے گویا دین اسلام کے بالمقابل شیعوں کا بھی ایک مستقل دین ہے۔ جس کے اپنے اصول ومبادی ہیں، جس کی اپنی کتاب خاص ہے جس کے خصوصی علوم ومعارف ہیں میرے کتابچہ میں اس کا تفصیلی بیان گذر چکا ہے اور آپ اس سے مطلع بھی ہو چکے ہوں گے اگر آپ کو شیعوں کے عقائد کے بارے میں کچھ تردد یا شک وشبہ ہے تو ایک بار پھر آپ میرے اس کتابچہ کا مطالعہ کیجئے اور غور وفکر کر کے اس کے خطرناک اثرات کا جائزہ لیجئے اگر شیعوں کے اہداف ومقاصد غلط نہ ہوتے اور ان کے اغراض وعزائم خباثت پر مبنی نہ ہوتے تو وہ ولایت اور امامت کی بنیاد ڈال کر مسلمانوں میں تفرقہ بازی کی کوشش نہ کرتے اور نہ ان کے عقیدہ ولایت اور امامت کا کوئی معنی ہوتا بلکہ اس عقیدہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ شرانگیزی اور تفرقہ بازی کا بیج بو دیا جائے اور مسلمانوں میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا دی جائے۔

اگر مسلمان کہلانے کا کوئی مستحق ہے تو وہ اہل سنت والجماعت کا گروہ ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کو حقیقت میں مسلمان کہا جا سکتا ہے۔ میں دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اہل سنت والجماعت کے گروہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو آل بیت رسول ﷺ سے بغض یا عداوت روا رکھتا ہو۔ آخر شیعہ برادران وصف ولایت امامت کا دعوی کر کے اپنی انفرادی حیثیت ثابت کرنے کے درپے کیوں ہیں؟ اور امارت وولایت کو اپنا ہدف بنا کر کیوں پیش کرتے

ہیں؟ اور اس کی بنیاد پر مسلمانوں سے بغض وعداوت بلکہ شیخین کو کافر اور فاسق کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے؟

امامت کا معاملہ کوئی مذاق یا کھیل تماشہ نہیں ہے بلکہ اسلام نے مسلمانوں کو اپنی صوابدید پر ایسا حاکم چننے کا اختیار دیا ہے جو رب کریم کی شریعت اور ہدایت نبوی کے مطابق حکومت کرنے کا اہل ہو۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جسے مناسب سمجھیں چن کر حکومت کے لئے منتخب کریں اور اپنی حکومت اور قیادت کے لئے جس کو لائق سمجھیں اسے شوریٰ کے ذریعہ بے دریغ اختیار کریں۔ اس کی قابلیت اور اہلیت کا خیال ضرور رکھیں۔ لیکن شیعہ برادران کا کہنا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ امامت کے لئے اسی کو منتخب کیا جائے گا جو وصیت شدہ ہوگا اور صراحت کے ساتھ جس کا نام منتخب کیا ہوا ہوگا نیز ان کے امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے اور ان کے عقیدہ کے مطابق اس پر وحی بھی آتی ہے اس قسم کا امام مسلمانوں کو کس زمانہ میں میسر آئے گا؟ کیا اس خوف سے شیعہ حضرات مسلمانوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے درپے ہیں کہ کہیں اہل سنت والجماعت ان کی امامت پر قبضہ نہ کرلیں؟ اسی لئے وہ مسلمانوں پر لعن طعن کرتے ہیں اور ان سے بغض وعداوت کا معاملہ کرتے ہیں۔

اے شیعہ برادران تم اس باطل عقیدہ کی کب تک غلامی کرتے رہو گے؟ تم اپنے جسم سے آلودگی بھرے چولے کو اتار کر پھینک کیوں نہیں دیتے؟ اور اس کالے اور باطل مذہب کے طوق کو اپنے گلے سے اتار کیوں نہیں ڈالتے؟۔

شیعہ برادران! ہم یہاں یہ بھی صراحت کردیں کہ تم کو اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہئے کہ تم اپنے ذات اور اپنے کنبہ کے ذمہ دار ہو لہٰذا سب سے پہلے تم اپنے نفس اور اپنے خاندان کو اللہ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو! اور یہ بات اسی وقت متوقع ہے جب تم صحیح طور پر دائرۂ ایمان میں داخل ہو جاؤ اور عمل صالح کے عادی بن جاؤ۔ یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی سے ممکن ہے تم مذہب شیعی کی اندھیری نگری میں محصور ہو لہٰذا تمہیں

ہیں؟ اور اس کی بنیاد پر مسلمانوں سے بغض وعداوت بلکہ شیخین کو کافر اور فاسق کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے؟

امامت کا معاملہ کوئی مذاق یا کھیل تماشہ نہیں ہے بلکہ اسلام نے مسلمانوں کو اپنی صوابدید پر ایسا حاکم چننے کا اختیار دیا ہے جو رب کریم کی شریعت اور ہدایت نبوی کے مطابق حکومت کرنے کا اہل ہو۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جسے مناسب سمجھیں چن کر حکومت کے لئے منتخب کریں اور اپنی حکومت اور قیادت کے لئے جس کو لائق سمجھیں اسے شوریٰ کے ذریعہ بے دریغ اختیار کریں۔ اس کی قابلیت اور اہلیت کا خیال ضرور رکھیں۔ لیکن شیعہ برادران کا کہنا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ امامت کے لئے اسی کو منتخب کیا جائے گا جو وصیت شدہ ہوگا اور صراحت کے ساتھ جس کا نام منتخب کیا ہوا ہوگا نیز ان کے امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے اور ان کے عقیدہ کے مطابق اس پر وحی بھی آتی ہے اس قسم کا امام مسلمانوں کو کس زمانہ میں میسر آئے گا؟ کیا اس خوف سے شیعہ حضرات مسلمانوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کے درپے ہیں کہ کہیں اہل سنت والجماعت ان کی امامت پر قبضہ نہ کرلیں؟ اسی لئے وہ مسلمانوں پر لعن طعن کرتے ہیں اور ان سے بغض وعداوت کا معاملہ کرتے ہیں۔

اے شیعہ برادران تم اس باطل عقیدہ کی کب تک غلامی کرتے رہو گے؟ تم اپنے جسم سے آلودگی بھرے چولے کو اتار کر پھینک کیوں نہیں دیتے؟ اور اس کالے اور باطل مذہب کے طوق کو اپنے گلے سے اتار کیوں نہیں ڈالتے؟۔

شیعہ برادران! ہم یہاں یہ بھی صراحت کردیں کہ تم کو اس بات کا بخوبی علم ہونا چاہئے کہ تم اپنے ذات اور اپنے کنبہ کے ذمہ دار ہو لہٰذا سب سے پہلے تم اپنے نفس اور اپنے خاندان کو اللہ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو! اور یہ بات اسی وقت متوقع ہے جب تم صحیح طور پر دائرۂ ایمان میں داخل ہوجاؤ اور عمل صالح کے عادی بن جاؤ۔ یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی سے ممکن ہے تم مذہب شیعی کی اندھیری نگری میں محصور ہو لہٰذا تمہیں

ایمان صحیح کی معرفت اوراس کی حلاوت اورچاشنی کیوں کر نصیب ہوسکتی ہے؟ اورتم عمل صالح کے عادی کیوں کر بن سکتے ہو؟ یہ اسی وقت ممکن ہے جب تم اہل سنت والجماعت کے دامن عدل وانصاف میں آ کر پناہ گزیں ہوجاؤ؟ اس وقت تم کو کتاب اللہ کی حقیقت کا پورا پورا اندازہ ہوسکے گا اورتم کو پتہ چل جائے گا کہ کتاب اللہ باطل تاویلات اور دروغ گوئی کے امکانات سے پاک وصاف ہے۔ جس کی عزت وناموس کو گمراہ اورفسادی قسم کے شیعہ داعیوں نے دروغ گوئیوں اورتہمت طرازیوں سے داغ دار کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس کے برعکس سنت نبویہ صیحیہ ہر قسم کی دروغ گوئی اورشیعہ عقائد سے مبرا ومنزہ ہے۔ یہی وہ کتاب وسنت ہے جس کے ذریعہ تم ایمان حقیقی اورصحیح وسالم عقائد اسلامیہ کی دولت سے بہرہ ور ہوسکتے ہو۔ اس عمل صالح کے ذریعہ اس میں نکھار پیدا کر سکتے ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مشروع قرار دیا ہے۔ یہی وہ عمل صالح ہے جو تزکیہ نفس کا فریضہ انجام دیتا ہے اوراللہ تعالیٰ نے اس پر عمل پیرا ہونے والوں کو کامیابی وکامرانی سے ہم کنار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ لہٰذا شیعہ برادری کے لوگو تم سے میری درخواست ہے کہ کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ ﷺ کے کشادہ صحن میں آ کر پناہ لے لو تم قیام کے لئے موزوں جگہ پا جاؤ گے اورتم کو کشادگی بھی ملے گی۔

آخر میں یہاں یہ بھی وضاحت کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے تم کو یہ نصیحت کسی لالچ یا ذاتی مفاد کی غرض سے نہیں کی ہے یا تمہارے علاوہ کسی شخص سے دادرسی یا مفاد کی وابستگی کی حرص میں نہیں کی ہے یا تم سے خوف ودہشت کی وجہ سے یا تمہارے علاوہ کسی اور شخص سے ڈر کی وجہ سے نہیں کی ہے۔ لہٰذا کوئی شخص اس قسم کا خیال اپنے ذہن ودماغ میں نہ لائے۔ اگر میں یہ کہوں کہ اللہ کی قسم میں نے مذکورہ اسباب میں سے کسی سبب کو مدنظر رکھ کر یہ ناصحانہ انداز اختیار نہیں کیا ہے، تو میری قسم نہیں ٹوٹے گی بلکہ اسلامی اخوت اور بھائی چارگی کی بنیاد پر میں نے ایسا کیا ہے کیونکہ کہ اللہ کے لیے اوراس کی کتاب کے لیے اس کے رسول ﷺ کے لیے

اور ائمہ مسلمین کے لیے اور عام مسلمانوں کے لئے نصیحت واجب ہے۔ اسی حکم نبوی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ایسا کیا ہے۔ یہی وہ داعیہ ہے جس نے مجھے آپ کے لئے ناصحانہ اقدام کرنے پر آمادہ کیا اور میں نے یہ کلمات لکھ کر نصیحت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو انشراح صدر عطا فرمائے اور ان پند ونصائح کو آپ کے لئے باعث ہدایت اور دنیا وآخرت میں باعث سعادت بنائے۔ (آمین!)

وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین

............*